نماز کے باطنی آداب (پارٹ 2)

انسان کو اللہ کی معرفت کہاں سے ملتی ہے؟؟؟

آقا علیہ السلام مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے آپ نے دیکھا دو حلقے لگے ہوئے ہیں ایک صحابہ کا حلقہ اللہ کے ذکر میں مصروف ہے اور دوسرا جو ہے وہ آپس میں گفتگو کر رہا ہے دین کے مسئلے دین کی باتیں ہو رہی ہیں ایک دوسرے سے گفتگو ہو رہی ہے حضور علیہ السلام نے دونوں کو دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ کام دونوں ہی بہت اچھا کر رہے ہو ایک اللہ کا ذکر کر رہا ہے اور جو دوسرا ہے وہ دین کے مسائل بیان کر رہا ہے بہت اچھے کام ہیں دونوں بہت اچھے ہیں لیکن میں چونکہ علم سیکھانے آیا ہوں استاد بن کر آیا ہوں تو میں دین کا حلقہ پسند کروں گا آپ اس حلقے میں جا کر بیٹھ گئے جہاں دین کے مسائل بیان ہو رہے تھے تو اس سے یہ بات سمجھ آئی کہ **یہی اصل میں وہ اللہ کے کرم کی فیکٹریاں ہیں جنہیں دین کے حلقے کہتے ہیں جن میں بیٹھ کر انسان کو اللہ کی معرفت نصیب ہوتی ہے دین کی سمجھ آتی ہے** سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ایسے حلقوں میں بیٹھ کر انسان یہ سیکھتا ہے کہ اس میں کہاں کہاں غلطی ہے کس کس جگہ اسکی کمی ہے اور وہ کمی دور کرنے کے طریقے اس کو دین میں سمجھ آئیں گے۔ آپ اس بات کا اندازہ اس سے کر لیں اگر ساری رات ایک شخص نفل پڑھتا رہے وہ ثواب ضرور لے گا لیکن اس کو اللہ کی معرفت نصیب نہیں ہو سکتی اسی لیے

آقا علیہ السلام نے فرمایا

''ایک دین کا مسئلہ سمجھنا ساٹھ سال کی نفلی عبادت سے بہتر ہے۔''

دین کا ایک مسئلہ سمجھ لینا یہ ساٹھ سال نفل پڑھنے سے اچھا ہے اتنی قدر ہے اللہ کی نظر میں دین کو سمجھنے کی۔ اللہ آپ کا آنا قبول فرمائے (آمین) اور ہماری غلطیاں ایسے ہی ٹھیک ہوتی رہیں ہم اصلاح کرتے رہیں اپنی لوگ عام طور پر اس لیے بھی دین کے حلقوں میں نہیں بیٹھتے کہ دیکھیں جی پانچ نمازیں ہی تو پڑھنی ہیں اور قرآن پڑھنا ہے وہ ہمیں آتا ہے نماز ہم پڑھتے ہیں قرآن ہم پڑھتے ہیں جی ہم آپ کو بتائیں کہ ہم کیسی نماز پڑھتے ہیں۔ اور ہم بتائیں آپ کو کہ آپ کیسا قرآن پڑھتے ہیں تو آپ شرم سے ڈوب مریں کہ کتنی غلطیاں ہیں اس میں اور کس قدر اس میں مسائل ہیں جن کا علم آپ کو نہیں ہے اور آپ یونہی نماز اور قرآن پڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

دین کو سیکھنے کی ضرورت وقت کے ولی کو بھی ہوتی ہے۔

وقت کا ولی بھی محتاج ہے اس بات کا کہ اسے بھی دین سیکھنا ہے اور ہر وقت سیکھنا ہے کوئی اس کی لیمٹ نہیں ہے کہ میں بوڑھا ہو گیا اب تو میرے بال سفید ہو گئے یہ جوان بچے انہوں نے کیا مجھے سیکھنا ہے یہ باتیں سوچ کر انسان دین سے دور ہو جائے تو اس کی بدنصیبی ہے تو لحاظہ الحمد اللہ یہ جو سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

آج تیسرا روزہ ہے آج یوم وصال بھی ہے سیدہ زاہدہ طاہرہ عبیدہ خاتونِ جنت سیدہ کائنات جانیں جانِ کائنات جانِ احمد مصطفیٰ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ آپ کا آج یوم وصال بھی ہے وقت پلک جھپکنے سے جلدی وقت گزر جاتا ہے سمجھدار وہ ہے جو اپنے وقت کو اچھا گزار دیتا ہے اور وہ اپنے وقت کی قدر کرتا ہے سمجھتا ہے اور دین کے حلقوں میں بیٹھ کر اپنے آپ کو اللہ کی معرفت کے اصول سمجھانے میں لگا رہتا ہے اللہ قبول فرمائے (آمین) اس پر اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں نماز کی مبارک گفتگو کی سعادت نصیب ہو رہی ہے نماز دین کا ستون ہے حضور علیہ السلام نے نماز کی پابندی کا حکم دیا اللہ نے حکم دیا بزرگوں نے اس کے بارے میں بڑے کلام کیے ہیں۔

ایک بزرگ یوں فرماتے ہیں

☆اگر کوئی شخص بے نماز ہے اس سے قرضہ نہ لو نہ اس کو قرضہ دو کہا کیوں کہا اس لیے کہ وہ اللہ کا قرضہ ادا نہیں کرتا تیرا کیسے کرے گا تو بے نماز شخص کو قرضہ نہ دو

☆دوسرا کہا ایک اور بزرگ نے جو بے نماز شخص ہے اسے مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ کرو اس حد تک یہ عظیم قسم کا گناہ ہے جو لوگ کرتے پھیرتے ہیں اور ان کو پرواہ نہیں ہوتی تو جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ان کو اللہ توفیق دے اور جو پڑھتے ہیں وہ اس کے معنی اور مفہوم کو سمجھیں پہلے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت کو سمجھنے کی سعادت حاصل کی تھی پہلے دہرا دیتا ہوں تاکہ ذہن تازہ ہو اور اگلی آیات کی طرف غور کریں۔

اللہ نے ارشاد فرمایا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

پہلا تعارف اللہ کا اپنے بندوں کی طرف اترا کہ میں اللہ ہوں اور ساری تعریفیں میرے لیے ہیں۔ **رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ** کیونکہ میں تمام عالمین کو پالنے والا ہوں تمام عالمین کا رب ہوں اس ذمن میں بات ہوئی تھی کہ اللہ اپنی مخلوق کو کسطرح پال رہا ہے کسطرح احسان کر رہا ہے اپنی مخلوق پر کتنی محبت ہے اس کو اپنی مخلوق کیساتھ اور اس کا رب ہونا کتنا بڑا ہے۔

مثالیں

☆اس وقت سورج جو ہے وہ چھ سو میل فی سیکنڈ کی مقدار سے اپنے پورے خاندان سمیت جس میں نو سیارے ہیں ستائیس چاند ہیں اور لاکھوں چھوٹے بڑے ٹکڑے ہیں ان کیساتھ چھ سو میل فی سیکنڈ کی رفتار سے بھاگ رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کا خاندان بھی ساتھ چل رہا ہے وہ کیسا پالنے والا ہے وہ سورج کو بھی اس کے مقررہ راستے پر رکھتا ہے اور قطعاً کوئی بھی شے اپنے اس راستے سے الگ نہیں ہو سکتی اس وقت زمین سے بھی بڑے بڑے ستارے حجم کے مطابق اگر زمین ان میں رکھی جائے تو وہ اس طرح گم ہو جائے جس طرح جنگل میں کوئی سوئی گم ہوتی ہے کتنے بڑے ہیں وہ وہ بھی اس کائنات میں اپنے انداز میں چل رہے ہیں اللہ ان کو بھی پال رہا ہے اور ان کی بھی ایک خاص

رفتار ہے تین لاکھ میل دور تقریبا چاند جو ہے وہ سمندر کے عربوں ٹنوں وزنی پانی کو دن میں دو بار ہلاتا ہے مدو جزل سے ان میں لہریں پیدا کرتا ہے اگر وہ لہریں پیدا نہ ہوں سمند کی جو حیات ہے وہ ختم ہو جائے لاکھوں مچھلیاں عربوں کربوں کی تعداد میں اس مدو جزل کی وجہ سے آکسیجن پاتی ہیں اور اللہ ان کو ان کی غذا پہنچا تا ہے وہ لاکھوں کی تعداد ہے عربوں کربوں ہے لیکن اللہ ان کو روزانہ مدو جزل کی مدد سے ان کی خوراک اور آکسیجن پہنچا رہا ہے۔

☆اسی طرح غور کریں **شہد کی مکھی کا قرآن نے بھی ذکر کیا** اور اللہ نے شہد کی مکھی کا بڑی محبت سے ذکر کیا کیسی عظیم انجینیر قسم کی مکھی ہے ہزاروں میل دور چلی جاتی ہے اور میٹھے پھول جو ہیں صرف ان کا رس چوستی ہے جو زہریلے پھول ہیں ان کی طرف نہیں جائے گئی کس نے انہیں خبر دے دی کہ یہ پھول میٹھا ہے اور یہ زہریلا ہے وہ خدا ہے وہ ہمارا رب ہے جو اسے یہ خبر دیتا ہے اور پھر وہ اپنا راستہ نہیں بولتی ایسا سسٹم ہے اس کے پاس کہ وہ ہزاروں میل چلی جائے گئی لیکن واپس اپنے چھتے پر ہی آئے گی اور پھر جب گرمی ہوا یم عجیب چیز سائنس نے لکھی تو شہد پگھل جاتا ہے اور شہد لگا بھی اونچا ہوا ہے اگر گرمی زیادہ ہو جائے تو وہ شہد پگھل کر زمین پر گر سکتا ہے لیکن یہ مکھیاں اپنے پَروں سے اس کو ٹھنڈا کر لیتی ہیں اور اس کو گرنے سے بچاتی ہیں پھر موم الگ کر دیتی ہیں شہد الگ کر دیتی ہیں کوئی بہترین قسم کا یوٹی سے پڑھا ہوا انجینیر بھی یہ کام نہیں کر سکتا جو شہد کی مکھی کر رہی ہے اللہ اس کو یہ سیکھتا ہے وہ اس کا بھی رب ہے (اللہ)

☆**ایک مکھڑا وہ جب اپنے منہ سے لہواب نکلتا ہے تو ک نکلتا ہے وہ ایک ایسا خوبصورت جال بُن سکتا ہے** کہ آج انسانی بنائی ہوئی میشین بہترین بھی ایسا جال نہیں بنا سکتی جو وہ اپنے شکار کو پھنسنے کیلئے جال بونتا ہے وہ اتنا نازک ہے وہ اتنا نازک ہے لیکن جو اس کے اندر ترتیب باکس اور ڈبے بنا تا ہے اس کی تخلیق کے اوپر سبحان اللہ ہی کہنا ہوتا ہے کسی خوبصورت تخلیق ہے وہ (اللہ)

☆تو اللہ تعالی نے کیسی کیسی مخلوق پیدا کی پھر آپ انسانی جسم پر آجائیں تو قرآن نے ایک جگہ یوں بیان کیا ہے کہ ہم نے اپنی نشانیاں تمہارے جسم میں رکھی ہیں

''میری نشانیاں تمہارے جسم کے اندر ہیں تم نے مجھے پہنچاننا ہے باہر کیا دیکھتے ہو اپنے جسم میں ہی دیکھ لو میری پہنچان تمہیں نصیب ہوگئی''

(اللہ اکبر) اللہ نے کیسا خوبصورت یہ آنکھوں کا سسٹم بنایا کانوں کا سسٹم بنایا اس کے پیچھے دو سائنس کہتی ہے اس کے پیچھے دو نسے ہیں جو ایک خاص زاویے سے دونوں آنکھوں کے درمیان پیچھے دماغ کے اندر جڑی ہوئی ہیں اور اگر ان دو نسوں میں سے کسی ایک نس کا بھی زاویہ اوپر ہو جائے یا نیچے ہو جائے تو انسان blind ہو جائے اندھا ہو جائے کون ہے جو دونوں نسوں کو جوڑ کر رکھے ہوئے ہے وہ خدا ہے وہ رب العالمین ہے اور دونوں کانوں کے پیچھے بھی دو نسیں ہیں جو ایک خاص زاویے سے جڑی ہوئی ہیں جس سے دونوں کان سن رہے ہیں آپ اس کا زاویہ زرہ سا ہلا دیں تو انسان بہرہ ہو جائے اس کو کچھ بھی سنائی نہ دے وہ دونوں نسوں کو اتنی باریک نسوں کو کون جوڑے ہوئے ہے وہ رب العالمین ہے (سبحان اللہ)

اللہ نے انسان کے جسم میں اپنی نشانیاں پیدا کی ہیں کہا اتنا کچھ تجھے دیا ہے کہ تمہا معدہ جو ہے وہ ایک کیمیکل کا کمپلس ہے complex کی طرح ہے جو تمہارے فائدے کی چیزیں ہیں ان کو خون میں ڈال دے گا اور جو فائدے کی نہیں ہیں ان کو خون سے خارج کر دے گا خوبصورت انداز میں لب لبا جو تمہارا بلڈ پروڈیوس کر رہا ہے جگر ہے جو تمہارے خون کے قطروں کو بنا رہا ہے اللہ نے اس چھوٹے سے پیٹ کے اندر کتنی فیکٹریاں لگا کر رکھی ہیں تمہارے اندر اور تجھے علم ہی نہیں ہے تو روزانہ ان کو استعمال کرتا ہے تو بنتا ہے نہ پھر الحمد اللہ ساری تعریفیں اللہ کیلئے ہیں رب العالمین ہے جو ہر ایک کو پال رہا ہے جو ہر ایک کو دے رہا ہے (اللہ) تو جب یہ پہلا تعارف آیا تو اللہ کو اپنی یہ صفت اتنی پسند ہے رب ہونے کی اللہ اتنا پسند کرتا ہے اس کو کہ جو لوگوں کو پالنے کی صفت ہے جو لوگوں کو کھیلانے کی صفت ہے جو لوگوں کو سہولتیں دینے کی صفت ہے جس کو رب کہتے ہیں کہ سب سے پہلا تعارف جو قرآن نے بندے کو اپنا کروایا ہے وہ پالنے والا ہے وہ پالنے والا ہے یہ اتنی عظیم صفت ہے کہ

بزرگ فرماتے ہیں کہ

اگر تمہارے اندر بھی ایسی صفت پیدا ہو جائے کہ تم بھی لوگوں کیلئے رب بنو (رب اس طرح نہیں کہ عبادت کے لائق استغفر اللہ) لیکن لوگوں کو پالنے والے بنو لوگوں کو کھیلانے والے بنو لوگوں کو سہولتیں دینے والے بنو اللہ کو اپنی صفت اتنی پسند ہے جس طرح وہ سب سے بڑا ہو کر رب کہلا نا پسند کرتا ہے تو ایسے شخص کو بھی اللہ عز توں کے کرم کے فضل کے کرم اور سمندر عطا فرما دیتا ہے جو دنیا میں ربوبیت کرتا ہے لوگوں کو پالتا ہے روٹیاں کھیلاتا ہے کہا جاتا ہے اگر کوئی بدمعاش بھی یہ کام کرے اللہ اس کا بھی ڈھیرہ پھیلا دیتا ہے کہ جو روٹیاں دے لوگوں کو مخلوق کو کھانے کھلائے یہ بڑی عظیم صفت ہے آپ دیکھیں کہ جتنے اللہ والے آئے وہ وہ سارے لوگوں کو کھانے کھیلاتے رہے اور لنگر مشہور ہیں اللہ والوں کے آج ان کے مزار موجود ہیں لیکن لنگر ملتا ہے وہ دنیا سے چلے گئے لیکن ان کے مزار پر جا کر کوئی بھوکا رہ جائے یہ نہیں ہوسکتا روٹیاں وہ آج بھی کھیلا رہے ہیں مخلوق کو تو لحاظہ یہ صفت اللہ کی اللہ کو بڑی محبوب ہے اگر کسی بندے میں آجائے تو اللہ اسے بھی محبوب بنالیتا ہے کہ وہ لوگوں کو کھیلانا پسند کرے دعوتیں دیا کرے لوگوں کو کھیلایا کرے پانی پلایا کرے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں

قیامت کے دن کوئی شخص آئے گا اللہ کے پاس اللہ کی بارگاہ میں اللہ اس سے پوچھے گا کہ اے شخص تو کیسا ظالم ہے مجھے بھوک لگی تھی تو نے مجھے کھانا نہیں دیا تو وہ کہے گا مولا تجھے بھوک تو لگتی نہیں ہے توں تو بھوک سے پاک ہے اللہ فرمائے گا کہ تجھے علم تھا کہ مجھے پیاس لگی ہوئی ہے لیکن تو نے مجھے پانی نہیں دیا کہا مولا توں تو پیاس سے بھی پاک ہے کہا میں تیرے قریب تھا لیکن میرے جسم پر کپڑے نہیں تھے تو نے مجھے کپڑے نہیں دیئے وہ کہے گا مولا تجھے کپڑوں کی کیا حاجت ہے تو اللہ کی بارگاہ سے جواب آئے گا نہیں نہیں تیرے قریب ایک شخص تھا جو بھوکا تھا تو اگر اسے روٹی دے دیتا تو ایسے ہوتا جیسے مجھے روٹی دے رہا ہے تیرے قریب ایک شخص تھا جو پیاسا تھا تو اسے پانی پلا دیتا

ایسے ہی تھا جیسے مجھے پانی پلا دیا تجھے ایک شخص ملا جس کے تن پر کپڑے نہیں تھے تو اسے کپڑے دے دیتا ایسے ہی تھا جیسے مجھے کپڑے دیئے ہیں تو یہ دیا کرو رب بنو لوگوں کیلئے (انشاءاللہ)

اللہ نے قرآن میں والدین کو بھی رب کہا۔۔دعا سیکھائی اپنے والدین کیلئے دعا کرو۔

''اے ہمارے رب رحم کردے ان پر جس طرح میں چھوٹا تھا اور یہ میرے رب بنے ہوئے تھے۔''

تو ان پر رحم کردے تو قرآن نے والدین کو رب کہا کیونکہ ایک طرف تو اللہ پالتا ہے اور دوسری طرف ماں اور باپ بھی پالتے ہیں یہ بہت بڑی صفت ہے اللہ ہمیں عطا فرمائے (آمین)

☆ دوسرا تعارف جو سورۃ الفاتحہ میں آیا سورۃ الفاتحہ ام الکتاب ہے پورے قرآن کا خلاصہ ہے دیباچہ ہے prephase ہے آپ سورۃ الفاتحہ کھول دیں آگے تیس پارے بن جائے گئے اس کے پوری سورۃ الفاتحہ کھولیں تو تیس پاروں پر مشتمل ہے اکیلی سورۃ پورے قرآن کے مضمون سمیٹے ہوئے ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

نہ یہ کبھی تورات میں آئی تھی نہ کبھی یہ زبور میں آئی تھی یہ انجیل میں آئی تھی یہ صرف قرآن میں اللہ نے مجھے دی ہے اُم القرآن شفا والی سورۃ اور اس میں جو دوسری اللہ نے آیت اتاری اس میں دوسرا تعارف پیش کیا **الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** اے میرے بندے اب میرا دوسرا تعارف سن لے **ایک تو یہ ہے کہ میں رب ہوں اور دوسرا میرا تعارف یہ ہے کہ میں رحمٰن ہوں اور پھر الرحیم ہوں** **الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** دو لفظ یہ جو دو لفظ ہیں یہ قرآن پاک میں بہت زیادہ استعمال ہوئے آپ آگے دیکھیں آیات میں اللہ نے بہت زیادہ ان لفظوں کو استعمال کیا ہے رحمٰن رحیم **آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ**

اللہ کو عبدالرحمٰن پسند بھی بہت ہے رحمٰن یہ بڑا پسندیدہ نام ہے تو رحمٰن کہا میں رحم کرنے والا ہوں **یہ رحم جو ہے اس کا تعلق ماں سے ہے یہ اصل میں ماں کی صفت ہوتی ہے رحم کرنا اللہ صرف ایک ماں نہیں ستر ماؤں جتنی محبت اللہ اپنے بندے سے کرتا ہے** فرمایا میں رحمٰن ہوں یہ میرا دوسرا تعارف ہے رحم کرتا ہوں لوگوں کی غلطیاں جانے دیتا ہوں کوئی عیسائی ہے مجھے کوئی پرواہ نہیں کوئی ہندو ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں کوئی سکھ ہے عیسائی ہے یہودی ہے کوئی ظالم ہے کوئی بُرا ہے کوئی شرابی ہے کوئی بے نماز ہے کوئی مسئلہ نہیں مجھے مجھے کسی کا کوئی مسئلہ نہیں میں اپنی مخلوق سمجھ کر اس کو روٹی ضرور دوں گا میں رحمٰن ہوں میں رحم کرنے والا ہوں۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اللہ کی ساری صفتوں میں سے صرف دو صفتیں ایسی ہیں جو عذاب والی ہیں جن کا تعلق عذاب سے ہے ایک جبار ھے اور ایک قھار ہے یہ دو صفتیں عذاب والی ہیں فرمایا باقی اللہ کی لاکھوں صفتیں ہیں اور وہ ساری رحم والی ہیں ساری کرم والی صفتیں ہیں محبت والی

صفتیں ہیں اللہ رحم کرتا ہے کہا یہ میرا دوسرا تعارف میں رحمٰن ہوں تمہارے گناہ کو معاف کر دوں گا چھوڑ دوں گا میری رحمانیت پر نہ آنا میری رحمانیت اتنی بڑی ہے کہ **قیامت کا دن ہو گا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں**

اللہ اتنا کرم کرے گا اتنا فضل کرے گا اتنی غلطیاں بخشے گا اس قدر مخلوق کو نجات دے گا دوزخ سے کہ شیطان بھی کھڑا ہو جائے گا دوزخ سے کہ آج مجھے لگتا ہے مجھے بھی بخش دیا جائے گا۔اس قدر اللہ کی رحمت عام ہو گئی اللہ اتنا فضل کرے گا کہ شیطان جیسا بھی کھڑا ہو جائے گا اور اس کو یہ امید ہو گئی کہ مجھے بخشا جائے گا آج اللہ اتنا کرم کرے گا۔(اللہ)

اگر اس کی رحمانیت پر آئیں تو یہ چلتی ہوئی فضائیں یہ بہتے ہوئے دریا یہ اٹھتے ہوئے جڑ ہنے یہ خوبصورت ندیاں یہ خوبصورت چوٹیاں یہ خوبصورت کھلے ہوئے پھول یہ ٹھنڈی ہوائیں یہ برستی ہوئی بارشیں یہ سب **اس کی رحمانیت کی دلیل** ہے کہ وہ ہر ایک کے اوپر رحم کر رہا ہے وہ روزانہ ٹنوں منوں پانی سمندر سے اٹھاتا ہے اور اس کو بادلوں کے اوپر رکھ دیتا ہے اور پھر بارشوں کو حکم دیتا ہے ان کو دیگلوں اور بارشیں اس جگہ پر لے جائیں گی جہاں بارش برسنے کی ضرورت ہو وہ پانی وہاں پر ریڈائی لہروں کی وجہ سے جو اللہ نے آسمان میں پیدا کی ہیں وہ ریڈانق Radianic wave ہیں جو اس پانی کو قطروں کی شکل دیتے ہیں اس کو ڈراپ بنا کر نیچے گراتے ہیں تا کہ پانی اگر پورے کا پورا گر جائے نیچے کوئی شخص ہو اس کے سر پر گرے تو وہ کہیں مر نہ جائے اس کو قطروں میں بانٹ کر اللہ نیچے پھینکتا ہے یہ کیسی ٹیکنولوجی ہے یہ کیسی خوبصورت ڈینیک ہے اللہ کی کہ اللہ وہ پانی منوں ٹنوں ویسے ہی نیچے گرا دے تو نیچے موجود چیزوں کو نقصان پہنچ جائے اللہ انہیں ان کو چھوٹے چھوٹے قطروں میں تقسیم کر دے کہ میرے بندوں کو تکلیف نہ ہو نیچے کوئی کافر ہے یہودی عیسائی ہے اللہ کو کوئی پرواہ نہیں اس لیے کہ وہ رحمٰن کی صفت ہے **الرحمن** بہت پیارا نام ہے اللہ کا۔

قابل غور بات

اللہ نے دنیا کا سارا نظام اپنے اسی نام سے چلایا ہے الرحمٰن کسی کو کوئی روک ٹوک نہیں ہے رحمٰن **الرَّحْمٰنِ کی صفت اس کی دنیا کے اندر چل رہی ہے۔لیکن جونہی جس دن دنیا کا نظام لپیٹا جائے گا اور آخرت کا دن شروع ہو گا اس وقت رحمانیت کی صفت بند کر دی جائے گی** پھر اگلا لفظ آئے گا **الرَّحِيمِ** سمجھدار بندہ جو ہے قرآن سمجھنے والا یا جس کا ذہن solid ہوتا ہے وہ حیران ہوتا ہے کہ دونوں لفظ ایک معنی رکھتے ہیں رحمٰن بھی رحم کرنے والے کو کہتے ہیں رحیم بھی رحم کرنے والے کو کہتے ہیں تو یہ دو لفظ کیوں لگا دیئے آؤ سمجھو

رحمٰن کی صفت دنیا کے آخری دن تک چلے گی کسی کو کچھ نہیں کہا جائے گا موج کریں سارے اپنا کام کریں مسجد جانا چاہتے ہیں جائیں سود کھانا چاہتے ہیں کھائیں جوا کھیلنے جانا چاہتے ہیں جائیں ہمیں کوئی کسی کی پرواہ نہیں ہے ہم سب کو پھر بھی پالیں گے دیں گے یہ ہے رحمٰن جونہی آخری دین آیا قیامت کا دن شروع ہوا رحمٰن کی صفت کا دروازہ بند کر دیا جائے گا اس دن اللہ رحیم بنے گا اور رحیم صرف بنے گا محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کیلئے اس دن کسی کافر کو پینے کیلئے ایک گھونٹ نہیں دیا جائے گا کسی بے نماز کو ہوا کا ایک جاونگا نہیں نصیب ہو گا کسی انکار کرنے

والے کواللہ کسی صورت کوئی سہولت نہیں دے گا کوئی ٹھنڈا سایہ اس کونصیب نہیں ہوگا کوئی میٹھے پانی کا ایک قطرہ بھی اس کے حلق میں نہیں اتارا جائے گا اس لیے کہ اب رحمانیت ختم ہوگئی اب اللہ کے رحیم ہونے کی صفت شروع ہوئی اور رحیم صرف وہ ہوگا **اپنے سوہنے نبی کی امت کیلئے مسلمانوں کیلئے اللہ رحیم بن جائے گا آ جاؤ مسلمانوں مجھے ماننے والوں آج میرے عرش کا ٹھنڈا سایہ حاضر ہے** آ جاؤ سواریاں حاضر ہیں آ جاؤ فرشتے حاضر ہیں بیٹھو سواریوں پر بیٹھو پیدل نہ چلو جنت چل کر تمہارے قریب آ جائے گی۔ ہم جنت پاس کرنے والے ہیں تمہیں جانے کی تکلیف نہیں ہوگئی اس لیے کہ آج ہم رحمٰن نہیں ہیں آج ہم رحیم ہیں ہم صرف تمہارے لیے سب کچھ کریں گے باقی کسی کو چھوٹا سا زرہ بھی پہنچ گیا تو اللہ کی عزت کی قسم وہاں صرف رحیم ہونے کی صفت موجود ہے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ میری امت کیلئے صرف رحیم بنے گا۔

کہا یہ دو لفظ ہیں میں رحمٰن بھی ہوں میں رحیم بھی ہوں اب جب آپ یہ پڑھیں گے ساتھ یہ تصور آ جائے گا اور رحمٰن اور رحیم ہونے کا پورا مطلب دل میں اترے گا جونہی دل میں اترا وسوسے کہاں گئے وسوسے تو ختم ہوگئے آپ کی سوچ چل رہی ہے اللہ کیساتھ رحمٰن اور رحیم ہونے کی تو یہ بہت خوبصورت تصور ہے جو اللہ نے اس آیت میں دیا جب یہ دونوں تصور دے دیئے تین تعارف ہوئے اس کے بعد چوتھا تعارف کروایا تیسری آیت میں **مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ** صرف میرے رحمٰن اور رحیم پر ہی نہ رہ جانا **مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ** میں قیامت کے دن کا مالک بھی ہوں۔

جتنے بے عمل ہیں دنیا میں یہ جو عقیدہ لوگوں نے خود سے بنالیا ہے کہ دیکھیں اللہ بڑا رحم کرنے والا ہے اور اللہ بڑا اکرم کرنے والا ہے دیکھو یہ ویسے ہی ہمیں ڈراتے رہتے ہیں دیکھو جی اللہ معاف کر دے گا اس طرح کے عقیدے لوگوں نے جوگڑ لیے ان سب کو اس آیت نے دھجیاں اڑا کر رکھ دی کہ دیکھو میں رحمٰن ہوں رحیم ہوں اس میں کوئی شک نہیں ہے یہ میری صفتیں ہیں اور یہ میں نے خود تمہیں بتائی ہیں لیکن میں نے ایک پچاس ہزار سال کا ایک دن بنایا ہے جسے قیامت کا دن کہتے ہیں اور وہ آ کر رہے گا ہم اس دن کھڑا کریں گے تجھے وہ اتنا لمبا طویل دن ہوگا کہ وہ بچوں کو بوڑھا کر دے گا اس دن کی تکلیف اور سختی اتنی زیادہ ہے کہ ہر نبی نے قیامت کے دن سے پناہ مانگی ہے تو ہم اس دن کے مالک بھی ہیں اگر ہم اتنی رحمانی اور رحیمی کر سکتے ہیں تو ہم حساب بھی لے سکتے ہیں ہم نے **اگر اتنا کرم اور فضل کیا ہے تو یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم تجھ سے پورا حساب لیں اسکا ہم کھڑا کریں گے تجھے ہم کھڑا کریں گے۔**

آقا علیہ السلام نے فرمایا

سات سوال کا جب تک کوئی جواب نہیں دے گا قیامت کے دن ایک قدم نہیں اٹھا سکے گا وہ سات سوالوں کے جواب دینے ہیں

☆ نماز کا سوال پہلا

☆ جوانی کن کاموں میں گزاری سوال ہوگا

☆ پھر پوچھا جائے گا مال کہاں سے کمایا

☆ پھر پوچھا جائے گا مال خرچ کہاں کیا

☆ پھر پوچھا جائے گا علم کتنا حاصل کیا

☆ اور علم پر کتنا اس پر عمل کیا

☆ آخری سوال ہو گا بڑھاپا کیسے گزارا

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں یہ سات سوال یہ کتنا بڑا کرم ہے کہ اس نبی نے ہمیں پیپر پہلے ہی آؤٹ کر دیا ہوا ہے قیامت کے دن کا جو آنے والا پیپر تھا اس کو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ سات سوال تم سے ہونے ہیں تو جناب یہ کوئی مذاق نہیں ہے یہ ایک بہت بڑا اسسٹم ہے یہ ایک بہت بڑا نظام ہے جو اللہ چلا رہا ہے اور اس نظام کیساتھ اس نے ان سوالوں کو جوڑا ہوا ہے اور قیامت کے دن یہ سوال پوچھے جائیں گے تو تمہاری جان چھوٹنی ہے یہ الگ بات ہے کہ اللہ کی رحمت تجھ پر آ جائے اور اللہ بغیر سوالوں کے تجھے جنت عطا کر دے یہ الگ بات ہے یہ اس کا کرم ہے یہ اس کا فضل ہے نہ یہ اس کی رحمت ہے نہ کہ وہ جس کو چاہے چھوڑ دے بئی مالک ہے نہ جس کو چاہے چھوڑ دے جس کو چاہے پکڑ لے جس کو پکڑ لے گا آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

جو قیامت کے دن کھڑا کر لیا جائے گا سوالوں کے جواب کیلئے وہ مارا گیا وہ بچ نہیں سکے گا اس لیے کہ وہ جواب دے ہی نہیں سکتا اسکا کوئی کیسے اللہ کے جواب دے گا دعا کرو اللہ رحمت سے ہی معاف کر دے لیکن یہ نظام موجود ہے یہ پانچ نمازوں کا نظام یہ حج کا دن یہ تیس روزوں کا نظام یہ زکوۃ کے نظام بنائے یہ ہم نے تمہیں لیلۃ القدر دی شب معراج دی شب برأت دی ہم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے حضور علیہ السلام نبیا آسی سے زیادہ جنگیں لڑی آپ کے دانت مبارک شہید ہوئے جسم سے خون نکلا آپ شدید ترین تکلیفوں سے گزر کر ترسٹھ برس کی زندگی گزار کر گئے کس کیلئے ۔۔ اگر یہ سب کچھ ویسے ہی ہو جانا ہے ویسے ہی بخشا جانا ہے تو محترم اتنی تکلیفوں کی ضرورت نہیں تھی اس کا مطلب کچھ نہ کچھ تو اللہ کو دینا ہو گا دنیا کے اندر یہ اصل میں جو لفظ ہیں **مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ**

اس کے پیچھے عقیدہ آخرت ہے اور یہ واحد عقیدہ ہے جو پورے عالم میں صرف اسلام دیتا ہے نہ ہندوؤں کے پاس ہے نہ یہودیوں کے پاس ہے نہ عیسائیوں کے پاس ہے ہندوؤ کہتے ہیں کہ عقیدہ آخرت کے نام کی کوئی شے نہیں وہ کہتے ہیں کہ سات جنم ہوتے ہیں انسان کے وہ سات جنموں پر یقین رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں آج اگر ہم انسان ہیں تو اگلے جنم میں ہو سکتا ہے ہم درخت بن جائیں اس سے اگلے جنم میں ہم کتا بن جائیں اس سے اگلے جنم میں ہم کوئی جانور بن جائیں بینس بن جائیں اونٹ بن جائیں اس طرح سات جنم ہوں گے اور انسان ختم ہ جائے گا یہ ہے ہندوؤں کے اندر ان میں کسی عقیدہ آخرت کا کوئی تصور نہیں ہے کوئی اکاؤنٹیبلٹی کا کوئی تصور نہیں ہے کہ کل کو ہم سے پوچھ ہونے والی ہے۔

☆اسی طرح یہودی کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے بڑے پیارے ہیں اللہ نے ہزاروں نبی یہودیوں میں بھیجے اللہ نے ہمیں پہلے ہی معاف کردیا ہوا ہے ہم بخشی ہوئی قوم ہیں جنت ہماری ہے جنت ہمارے لیے وہ اس پر بیٹھے ہیں۔

☆عیسائی کہتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام ہمارے گناہوں کی سزا پا کر پھانسی پر چڑھ چکے ہیں اب ہمیں کسی بھی نیکی کی ضرورت نہیں ہے عیسی ہماری تمام سزائیں لے گئے وہ پھانسی چڑھ گئے ہمارے لیے اس لیے ان کے سرچ میں آپ نے دیکھا ہوگا ایک شخص کو لٹکایا ہوا ہے سلیب کے اوپر ننگا کر کے اور کہتے ہیں یہ عیسی ہیں (استغفر اللہ) یہ ہے عیسائیوں کا عقیدہ آخرت

☆صرف اسلام بتاتا ہے کہ تمہیں کل کو اللہ کھڑا کر کے پوری زندگی کا حساب لینے والا ہے یہ ہے عقیدہ آخرت یہ اگر اسلام سے نکال لیا جائے تو یہ سارا اسلام اس طرح سے ڈھے جائے جیسے ریت کا محل گر جاتا ہے اگر آپ عقیدہ آخرت کو اس سے نکال دیں۔

مثال

بئ ایک شخص ہے اس نے قتل کیا چلو اس کو پکڑا گیا قتل کے بدلے قتل یا جان کے بدلے جان اس کو پھانسی دے دی ٹھیک ہے اس نے ایک بندہ مارا تھا قتل کیا تھا اس کو ایک پھانسی دے دو دے دی ختم ایک شخص وہ ہے اس نے ٹرین میں بم کو رکھ دیا اس سے دوسو بندہ مارا گیا اب وہ ایک شخص دوسو بندوں کا قاتل ہے کیا کریں گے آپ؟؟

کیا کریں گے اس کو پھانسی دیں گے آپ اس کو لٹکا دیں گے تو کیا حساب برابر ہوا ایک طرف دوسو بندوں کی لاشیں پڑی ہیں اور ایک طرف وہ اکیلا پھانسی پر چڑھ رہا ہے ایک سو ننانوے کا حساب کون دے گا کیا کریں گے آپ یا یوں کریں اس کے جسم کے ٹوٹے کر دیں ٹکڑے کر دیں کہ اس نے دوسو لوگوں کو قاتل کیا وہ بھی ایک جان ہے جان تو ایک ہی گئی اس کے جسم کے ٹکڑے بھی کر دیں کتوں کے آگے بھی ڈال دیں تو بھی حساب برابر نہیں اس کا مطلب ایک دن ہوگا جس دن اللہ ایسی سزا دے گا جو دوسو قتل کے برابر ہوگئی اس لیے عقیدہ آخرت ضروری ہے۔

☆ایک شخص ہے وہ نماز پڑھ رہا ہے اچھی بات ہے نماز پڑھتا ہے اللہ اس کو جنت دے گا ٹھیک ہے جب بڑی اچھی بات ہے نماز پڑھی اس نے لیکن ایک شخص ہے اس کی وجہ سے ایک نہیں ایک لاکھ لوگ نمازی بن گئے (سبحان اللہ) وہ اکیلا تھا لیکن اس نے ایسی محبت پھیلائی ایسا پیار سے دین پھیلایا کہ ایک لاکھ لوگوں کو نمازی بنا گیا اب اس کو ایک جنت دی جائے گی اس کو ایک جنت کے اندر رکھا جائے گا نا انصافی ہے سمجھ نہیں آتی ایک لاکھ بندے کو اس کی وجہ سے جنت مل رہی ہے اس اکیلے کو ایک لاکھ جنت میں کیسے رکھا جائے گا نہیں نہیں کوئی دن ہوگا جس دن اللہ اس کیلئے ایک لاکھ جنتیں پیدا کرے گا یہ **عقیدہ آخرت پورے اسلام کی جان ہے عقیدہ آخرت پورے اسلام کی روح ہے عقیدہ آخرت پورے اسلام کی اصل ہے عقیدہ آخرت اسلام کی بنیاد ہے** اگر اس کو نکال دیں تو اسلام کے پاس کچھ نہیں بچتا ہمیں پوچھا

جائے گا ہمیں پوچھا جائے گا اور اتنا فکر تھا صحابہ کو حضور نے اتنی فکر دے دی ہوئی تھی اتنی عقیدہ آخرت کی ایک محبت سے پیار سے حضور نے صحابہ کو جام پلا دیا تھا کہ

☆ حضرت ابوبکرؓ آپ اکثر کہا کرتے تھے کاش ابوبکر پیدا ہی نہ ہوا ہوتا کہ اسے حساب نہ دینا پڑتا۔

☆ **حضرت عمرؓ** جیسا شخص کہتا ہے کاش میں ابوبکرؓ کے سینے کا ایک بال ہوتا اور ابوبکر اپنے سینے پر خارش فرماتے تو میں ٹوٹ کر گر جاتا مجھ سے پوچھ نہ ہوتی

☆ **حضرت عثمان غنیؓ** آپ کسی قبر پر کھڑے ہوتے ہیں تو سر سے پاؤں تک آنسو بہتے ہیں داڑھی تر ہو جاتی ہے لوگ کہتے ہیں عثمان آپ کیوں رو رہے ہیں قبر پر کھڑے ہو کر تو آپ فرماتے ہیں۔ **یہ جگہ بڑی حساب دینے والی ہے۔** میں کیسے اس میں حساب دوں گا عثمان جیسا شخص روتا ہے۔

☆ حضرت علیؓ روتے ہیں صحابہ روتے ہیں کس طرح اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گئے کیسے وہ وقت آئے گا کیسے میں اللہ کو جواب دوں گا اگر اللہ نے مجھے معاف نہ کیا میرا کیا بنے گا۔

حضرت عمرؓ ایک دن مسجد نبوی میں نہ آئے تو حضور نے پوچھا کہ عمر کہاں ہے؟

بتایا گیا حضور گھر ہیں دروازہ بند ہے باہر نہیں آتے پوچھتے ہیں تو جواب دے دیتے ہیں کہ نہیں آؤں گا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اچھا چلو ہم ملتے ہیں عمر سے جا کر پھر حضور چلے حضرت عمرؓ کے گھر پہنچے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے پوچھا گیا کون ہے جواب آیا محمد دور رسول اللہ ﷺ جلدی سے دروازہ کھولا دیکھا کہ رو رو کر آنکھیں سرخ ہو چکی ہیں چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا ہے کہا عمر کیا بات ہے کیوں روتے ہو؟؟ اتنے دن ہو گئے مسجد میں نہیں آئے میں اُداس ہو گیا **عمر کیا بات ہے فرمایا**

حضور آپ نے جب سے آخرت کا جو دن ہے آخرت کی جو باتیں سنائی ہیں میں ڈر رہا ہوں کہ عمر بخشا بھی جائے گا کہ نہیں بخشا جائے گا کیا میں معاف ہو جاؤں گا کیا حضور مجھے بخش دیا جائے گا میں اس لیے رو رہا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں بخشش ملنی ہے کہ نہیں ملنی ہے حضور کا ایسا صحابی جس کے بارے میں نبی نے کہا۔

اگر میرے بعد کوئی نبی آنے کی گنجائش ہوتی تو عمر نبی ہوتا۔

ایک ایسا شخص جس کو نبوت کیلئے چنا گیا لیکن حضور آخری نبی ہیں اس کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے اگر ہوتے تو عمر نبی ہوتے وہ روتے ہیں اور کہتے ہیں حضور میں بخشا جاؤں گا حضور ﷺ بھی روئے کہا عمر بڑا عجیب سوال کر دیا ہے لیکن ہاں ہاں عمر تو بخشا جائے گا تو عمر جیسا شخص پریشان ہے۔

☆حضور غوث اعظم روتے ہیں ولیوں کے ولی امام اولیاء روتے ہیں عید کے دن روتے ہیں کہا کیوں روتے ہیں عید ہے آج تو ہنسنا چاہیے کہا نہیں نہیں پتہ نہیں میرے روزے قبول ہوئے ہیں یا نہیں میں اس لیے رو رہا ہوں۔عقیدہ آخرت جو ہے وہ اسلام کی جان ہے اس کو کہا **مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ** ہئ میں تمہیں چھوڑو گا نہیں اس دن پوچھو گا خدا ئی قسم یہ ایک تزا ینے کی طرح ہے یہ ایک کوڑھے کی طرح ہے یہ ایک چھانٹے کی طرح ہے جس کو یہ اگو سمجھ آ گئی نہ وہ ایک لمحہ ضائع نہیں کرتا زندگی کا کیونکہ ایک ایک لمحہ زندگی کا ہاتھوں سے نکل رہا ہے گزر رہا ہے وہ ضائع نہیں ہونے دے گا اسے اللہ توفیق دے (آمین) **مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ میں قیامت کے دن کا مالک بھی ہوں۔**

وہ ایک شخص تھا نہ پرانے رسولوں میں سے اسے بھی اسی طرح جب نبی نے بتایا گناہ بہت زیادہ تھے اتنے گناہ تھے کہ روزانہ سینکڑوں ہزاروں کے حساب سے گناہ ہوتے تھے آخری وقت آ گیا اس نے اپنے بیٹوں کو اکٹھا کیا اس نے کہا بات یہ ہے کہ تم نے میری وصیت پر عمل کرنا ہے وصیت یہ ہے کہ تم نے میری لاش کو دفن نہیں کرنا بیٹے کہنے لگے ابا جی دفن نہیں کرنا تو پھر کیا کرنا ہے کہا میری لاش کو تم لوگوں نے جلا دینا ہے اور وہ جلا کر میری لاش کی جو راگ بنے گی اس کو بھی تم نے ہواوں میں اڑا دینا ہے کیونکہ میں نے گناہ اتنے کیے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ میں کسی طرح سے بچ جاؤ اور میری ہوا کے اندر راگ اڑا دینا بیٹوں نے وصیت پر عمل کیا اس کی لاش کو جلایا گیا اور اس کی راگ کو اڑا دیا گیا

قیامت کا دن آقا علیہ السلام فرماتے ہیں آئے گا تو اللہ اس کی راگ کو اکٹھا کرے گا اکٹھا کر کے دوبارہ انسانی شکل میں کر کے اس کی روح ڈالی جائے گی اور اللہ اسے کھڑا کر دے گا اور کہے گا کہ اے بندے باقی باتیں بعد میں کریں گے سوال جواب بعد میں ہوگا یہ بتا یہ تو نے کیا کیا تو نے اپنی جان کو بھی ختم کیا اور راگ کو جلا کر ہوا میں اڑا دیا تو اس بندے نے کہا مولا مجھے تجھ سے ڈر آ گیا کل قیامت کے دن آپ کے سامنے کیسے کھڑا ہوں گا کیسے جواب دوں گا اس لیے میں نے اپنی لاش کو ختم کروا کر ہوا میں اڑا دینے کا کہا جواب آئے گا **اے میرے بندے تو نے میرے ڈر سے ایسا کیا آج ہم تجھے جنت عطا کر دیں گے یہی تو ہم چاہتے تھے کہ تم میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرو یہی ہماری اصل میں اندر نیت تھی** کہ بندے ڈریں اندر اس بات سے کہ ہم نے کھڑا ہونا ہے اور تم ڈرے جاؤ ہم تمہیں جنت دے دیں تو یہ حقیقت ہے اب جب یہ تین باتین کر دی تین آیات اتر گئی۔۔تعارف ختم ہو گیا اللہ کا اب اسی تعارف کے اوپر آگے پورا قرآن کھڑا ہے اللہ کے آگے آپ جتنی بھی صفتیں پڑھیں گے پورے قرآن میں وہ انہی تین آیات والی صفتیں ہیں اور اللہ نے اسے بس پھیلا دیا ہے اس کو spread out کر دیا گیا ہے یہ تین صفتیں اب والناس تک جائیں گئ اور ہر جگہ اللہ کی صفتوں کا کہی نہ کہی بیان ہونے والا ہے اب اللہ آگے انداز بدلتا ہے بندے کو کچھ یوں سیکھاتا ہے۔

اب اللہ ایک کرم کرنے لگا ہے بہت بڑا اکرم اب اللہ بندے کی زبان سے بولنے لگا ہے پہلے خود بول رہا تھا میں یہ یہ یہ ہوں اب بندہ بولنے لگا ہے اللہ سے اور وہ کیسا کریم رب ہے اس نے الفاظ بھی خود سیکھائے ہیں خود بتایا ہے میرے ساتھ بات کرنی ہو نہ تو ایسے کرنا اب بندے کی زبان سے بولے گا یہ اس کا بہت بڑا افضل ہے یہ اس نے کمال کر دیا ہے وہ رب ہوتے ہوئے بھی بندوں میں آیا اور بندوں کی

طرف سے بولا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں بالکل انداز ہی بدل دیا بلکہ زمین آسمان شمال جنوب مشرق مغرب انداز ہی بدل دیا پہلے اوپر سے بول رہا تھا میں یہ ہوں میں یہ ہوں اب نیچے سے بول رہا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں یہ خوبصورت گفتگو بندوں کی طرف سے جب کی گئی تو اس بات کو دلیل بنا دیا گیا کہ اللہ اپنے بندوں سے اتنی محبت کرتا ہے اتنا پیار کرتا ہے کہ ان کو خود ہی کاسہ دیتا ہے اور اس کاسے میں بھیک بھی خود ہی ڈال دیتا ہے (اللہ) اے میرے بندے میرے سے بات اس طرح کرنی ہے اس طرح میرا اسٹائل ہے تمہارے ساتھ بات کرنے کا اب تو مجھ سے بات کر (اللہ)۔

اللہ سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)۔